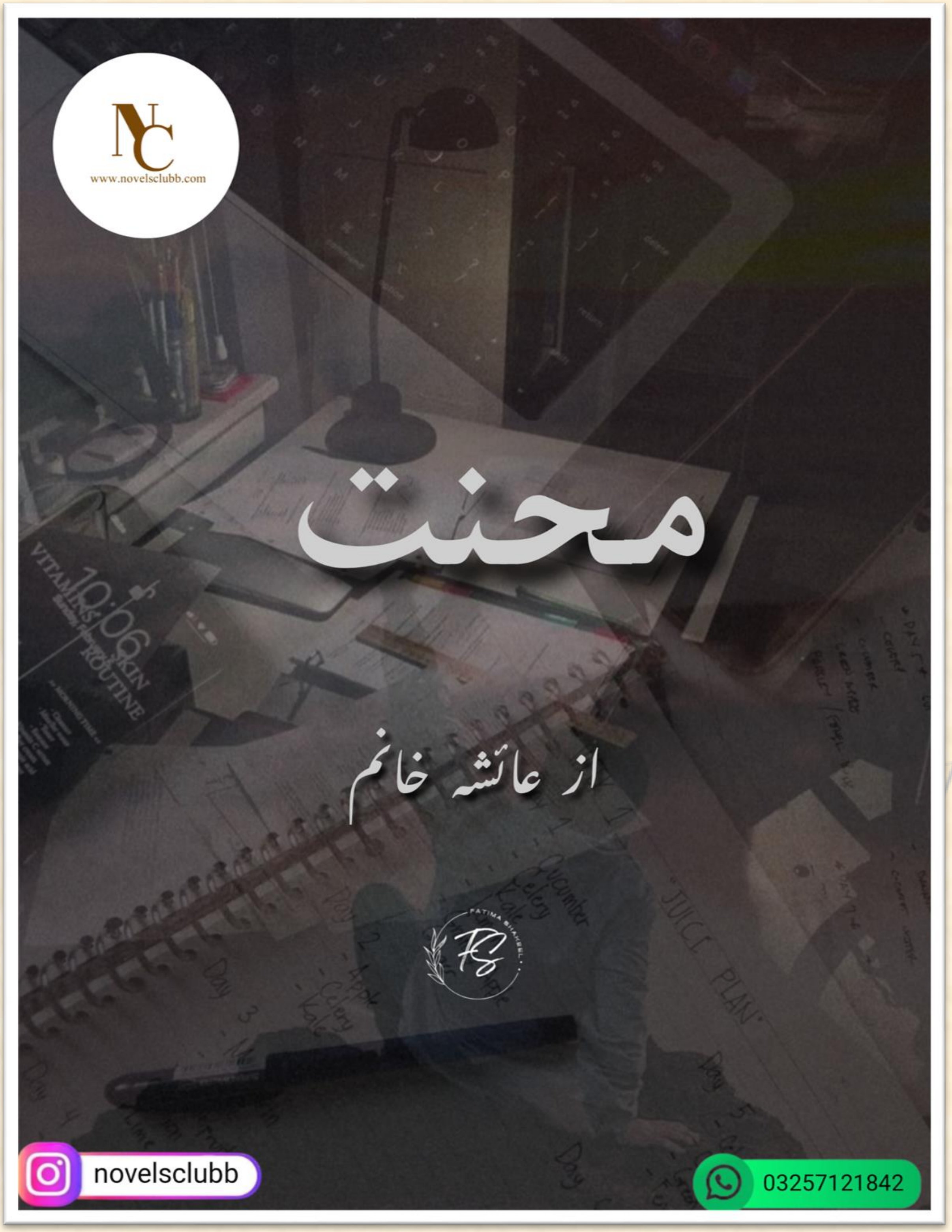

www.novelsclubb.com
محنت
از عائشہ خانم
novelsclubb
03257121842

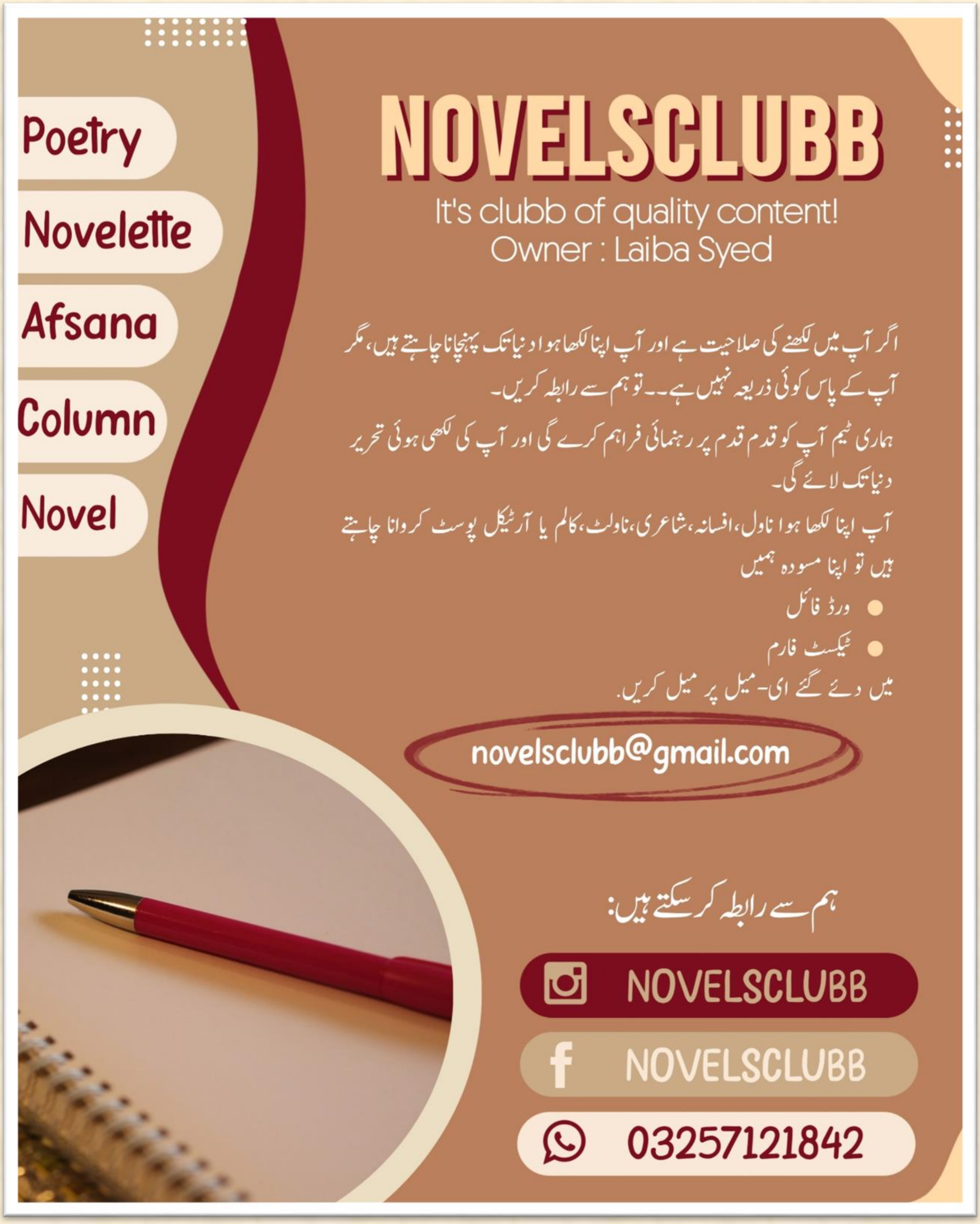
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

محنت

از قلم

عائشہ خانم

ناول "محنت" کے تمام جملہ حق لکھاری "عائشہ خانم" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی
صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو
گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال
کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی
حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

کہانی کا نام: محنت

مصنفہ: عائشہ خانم

یہ سال کے ان مہینوں میں سے ایک مہینہ تھا جب دن جہنم کی آگ برساتے ہیں اور راتیں حبس زدہ ہوتی ہیں۔اسی مہینے کے ایک دن کے ایک پہر میں جب دن اور شام آپس میں مل رہے ہوتے ہیں یعنی آگ اور حبس نے گھٹن زدہ ماحول پیدا کیا ہوتا ہے

اسی دن وہ لوکل گاڑی کا سفر کر رہی تھی اور کافی جھنجھلاہٹ کا شکار بھی تھی ایک تو لوکل سفر اور اوپر سے یہ گھٹن۔۔۔الامان؛

اسی اثناء میں وہ گاڑی کسی بے ہنگم ٹریفک جام کے بیچ و بیچ پھنس چکی تھی اور وہ اس گرمی کی تاب نہ لاتے ہوئے بس یہی دعائیں کر رہی تھی کہ کسی طرح گاڑی چلے اور کوئی ہوا کا جھونکا اس تک پہنچے۔وہ جانتی تھی کہ آنے والا وہ ہوا کا جھونکا کم آگ کا تھپیڑا زیادہ ہوگا لیکن اس سانس روکتی حبس سے قدرے بہتر ہوگا۔۔وہ کہتے ہیں ناں ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔۔۔بس کچھ ایسی ہی کیفیت میں وہ اس وقت مبتلا تھی

ابھی وہ انھی دعاؤں میں مصروف تھی کہ ایک چھوٹی سی بچی اس گاڑی کے قریب آکر رکی جو حلیے سے بھکاری معلوم ہوتی تھی۔۔

وہ لڑکی نہایت خوبصورت نقوش کی ملکہ تھی لیکن گرمی اور دنیا کی شدت نے اسکا رنگ جھلسا کرر کھ دیا تھا۔ بہر حال وہ اپنے پکے رنگ میں بھی اسکو بہت بھلی لگی تھی وہ جو گاڑی کے گھٹن زدہ ماحول سے تنگ بیٹھی تھی اچانک سب بھول بھال کر اس لڑکی کو دیکھنے لگی جو ہالہ سے بالکل بے خبر اپنے مانگنے کے پیشے میں مصروف تھی

اے بھائی میں نے کھانا نہیں کھایا کچھ دے دوناں میں کھانا کھالوں کل رات سے بھوکی ہوں ۔۔۔وہ اپنے ازلی بھکاری لہجے میں گویا ہوئی۔

مانگنے کا وہی پرانا سٹائل. ہالہ نے دل میں سوچا۔

ان مانگنے والوں کو ویسے اپنی taglineامپر و کرنی چاہیے

اس گھٹن میں بھی وہ اپنی ازلی correction کرنے والی بیماری سے باز نہیں آئی تھی

توبہ ہے ہالہ تم بھی کیا کیا سوچ لیتی ہو۔۔۔اس نے خود کو خود ہی سرزنش کی۔۔۔

Clubb of Quality Content

کیونکہ ساتھ بیٹھی اماں اگر اس کی یہ دل میں ہونے والی بھنبھناہٹ سن لیتی تو داد دیئے بنا نہ رہتی

خیر ابھی وہ فقیروں کی taglineپر مغزماری کر رہی تھی کہ وہ لڑکی ہالہ کے پاس آکر وہی بات دہرانے لگی

اے گوری میم مجھے کچھ دے دے ناں میں نے کھانا نہیں کھایا۔۔۔

گوری کا لفظ سن کر ہالہ کا دل اچھل کر باہر آنے کو تھا کہ اس کے دماغ نے اطلاع دی کہ گوری میم آجکل جو skincare freakبنی ہوئی ہیں یہ اسی کا نتیجہ ہے اس تعریف پر ہالہ خود کو سراہے بنا نہ رہ سکی۔ پورے دو مہینے سے وہ skincare کر رہی تھی اور آج پہلی دفعہ کسی سے تعریفی کلمات موصول ہوئے تھے۔ یہ ایک ثانوی بات تھی کہ تعریف کرنے والی کا وہ روزی روٹی کا ذریعہ تھا.

ہالہ نے اپنے پرس سے آخری پچاس روپے نکال کر اس لڑکی کو تھماتے ہوئے پوچھا۔ "کدھر رہتی ہو"

ادھر۔۔۔۔۔۔۔۔اس لڑکی نے دور فٹ پاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

اتنی گرمی میں فٹ پاتھ پر۔۔۔۔ہالہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا

اتنی بھی گرمی نہیں ہے تم گوری ہوناں اس لیے تمہیں زیادہ لگتی ہے۔۔۔ہالہ کو اسکی یہ منطق سمجھ نہ آئی لیکن گوری کہلوائے جانے پر وہ دوبارہ مرعوب ضرور ہوئی تھی

یہ گوری یا سانولی سے گرمی کا کیا تعلق۔۔۔ گرمی گوری یا سانولی چمڑی دیکھ کر نہیں لگتی ۔۔۔۔۔۔ہالہ نے اپنی طرف سے سمجھداری کا مظاہرہ کیا

تو کیا حالات دیکھ کر لگتی ہے۔۔۔اس لڑکی نے شان بے نیازی سے کہا

نہیں۔۔۔یک لفظی جواب ہالہ کے منہ سے برآمد ہوا۔۔ہالہ اس لڑکی کو دیکھ کر رہ گئی۔۔

تو پھر کیوں لگتی ہے گرمی۔۔۔لڑکی نے پچاس روپے کو موڑتے ہوئے پوچھا

کیونکہ گرمی ہے اس لیے لگتی ہے۔۔۔۔انتہائی فلسفیانہ انداز میں ہالہ نے کہا اس بات کا اس لڑکی پر رتی برابر اثر نہ ہوا۔۔

مجھے تو نہیں لگتی۔۔۔اس لڑکی نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔۔ہالہ نے واضح برا مانا کہ اتنی گرمی ہے اسکو کیوں نہیں لگتی۔۔۔

پھر ہالہ نے اس لڑکی کے خدوخال کو دیکھا اور ساری بات اس کی سمجھ میں آگئی کہ اس لڑکی کو گرمی کیوں نہیں لگتی۔۔۔

کیونکہ تم روٹی کی تلاش میں ہر وقت اس جھلسا دینے والی دھوپ میں رہتی ہو اس لیے تمہیں گرمی نہیں لگتی۔۔۔ہالہ نے اپنی ایک اور منطق پیش کی۔۔۔

کیونکہ میں گرمی کو سر پر سوار نہیں کرتی۔۔۔لڑکی نے یک لفظی جواب دیا

تو کیا تم گرمی سردی میں ادھر فٹ پاتھ پر ہی رہتی ہو۔۔ہالی نے پوچھا کیونکہ گرمی کو سر پر سوار کرنے والی بات کا جواب ہالہ کے پاس نہیں تھا۔۔

گھر ہے وہ میرا فٹ پاتھ تم لوگوں نے بنایا ہے۔۔اس لڑکی نے انتہائی تلخی سے جواب دیا ۔۔۔

آآآاااہائے ہم نے کب بنایا ہے۔۔۔۔۔ہالہ نے آآاا پر زور دیتے ہوئے برا مانا۔۔

لوگوں کو رنگ نسل کی بنیاد پر تقسیم کر کے۔۔۔ترکی بہ ترکی جواب آیا

اب تمہارے لیے میں ایک فقیر ہوں مانگ کر کھانے والی اور تم بھی کسی کے لیے فقیر ہو گی جس سے تم مانگ کر کھاتی ہو گی۔۔

میں مانگ کر نہیں کما کر کھاتی ہوں۔۔۔ہالہ نے تنک کر جواب دیا

کما کر تو میں بھی کھاتی ہوں۔۔۔۔اس لڑکی کی الگ ہی منطق تھی۔

اچھا۔۔۔۔وہ کیسے ؟؟؟؟؟ہونٹوں کو گول کر کے اچھا کو کھینچا گیا۔۔

جیسے تم محنت کرتی ہو ویسے میں بھی محنت کرتی ہوں فرق بس اتنا ہے کہ تم ہاتھ سے کماتی ہو اور میں منہ سے۔۔۔۔لاجواب کرتے ہوئے کہا گیا۔۔۔اور میں تم سے شرط لگاتی ہوں کہ میں تم سے زیادہ کماتی ہوں۔۔۔

کتنا کماتی ہو؟؟؟؟یکایک ہالہ کو اس کی کمائی میں دلچسپی ہوئی۔۔۔ہونہہ ہالہ بری بات دماغ نے احتجاج کیا۔۔۔لیکن ہالہ کدھر سن رہی تھی بات اس کی محنت پر آ گئی تھی۔۔۔

چار سے پانچ ہزار روزانہ۔۔۔۔۔ماشاءاللہ۔۔۔۔مان سے کہا گیا

اس حساب سے وہ لڑکی تیس سے پینتیس ہزار ماہانہ کما لیتی تھی۔۔ہالہ نے سوچا۔۔۔

اچھا بزنس ہے۔۔۔۔ہالہ نے کہا وہ واقعی امپریس ہوئی تھی۔۔

نہیں آدھے پیسے تو ٹھیکیدار لے جاتا ہے۔۔۔انتہائی افسوس سے کیا گیا۔

کون ٹھیکیدار؟؟؟؟؟؟؟؟؟نا سمجھی سے ہالہ نے پوچھا۔

وہی جس ہاں میں مانگنے کا کام کرتی ہوں۔۔۔لڑکی کی آواز میں واضح حقارت تھی۔۔

حیرت کا سمندر ہالہ کے چہرے پر ٹھاٹھیں مارتا ہوا ابھرا۔

یعنی بزنس تو وہ ٹھیکیدار کرتا ہے۔۔۔۔

ہالہ نے بے یقینی اور افسوس کے ملے جلے تاثرات سے سوچا۔۔

ہالہ جو struggling entrepreneur تھی اور روز انٹرنیٹ پر مغزماری کرتی تھی اسکے لئے یہ بات صدمے سے کم نہیں تھی کہ لوگوں نے پیسے کمانے کے کتنے آسان طریقے ایجاد کر لیے ہیں۔۔

لیکن میں ایک عزت دار کام کرتی ہوں۔۔۔ہالہ نے خود کو ناچاہتے ہوئے بھی تسلی دی۔۔

ٹریفک کا رش کم ہو رہا تھا اور وہ لڑکی بھی انھیں گاڑیوں میں کہیں گم ہو گئی تھی۔لیکن ہالہ کے لیے وہ ایک نئی سوچ چھوڑ گئی تھی کہ آسانی سے کمانا ہے یا عزت سے۔۔!!!!!!

ظاہر ہے عزت سے کمانا۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!اس کے علاوہ کوئی دوسرا آپشن ہالہ کے پاس نہیں تھا۔۔

بیچاری ہالہ۔۔۔۔۔۔۔

خوش نصیب وہ لڑکی۔۔۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842